فضائلِ ماہِ اسلامی

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

قرآن و حدیث کی روشنی میں ایک جامع مطالعہ

IGC - UCP

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیم

حرفِ آغاز:

الحمدللہ! "اسلامک گائیڈنس کلب، UCP" کے زیرِ اہتمام ریسرچ سیریز "فضائلِ ماہِ اسلامی" کی یہ اشاعت ماہِ ذوالحجہ کے بابرکت ایام، بالخصوص ابتدائی دس دنوں کی بے پناہ فضیلت اور اہمیت پر مبنی ہے۔

اس ماہانہ تحقیقی سلسلے کا بنیادی مقصد طلباء اور قارئین تک اسلامی مہینوں کی خالص برکات اور فضائل کو ایک جامع اور مستند انداز میں پہنچانا ہے۔ ہماری یہ شعوری کوشش ہے کہ اس بکلیٹ کا تمام تر مواد خالصتاً قرآن و صحیح احادیث کی روشنی میں مرتب کیا جائے اور اسے ہر قسم کی فقہی بحث اور اختلافی مسائل سے مکمل طور پر پاک رکھا جائے، تاکہ یہ پڑھنے والوں کے دلوں میں جوڑ پیدا کرے اور خالص ہدایت و روحانیت کا ذریعہ بنے۔

ماہِ ذوالحجہ کے پہلے دس دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر محبوب ہیں کہ قرآنِ مجید میں ان کی قسم کھائی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ مختصر سی کاوش آپ کو ان قیمتی لمحات کی قدردانی اور نیک اعمال میں اضافے کی تحریک دے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے اور اسے ہم سب کے لیے نافع اور ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین)

تعارفی تفصیلات:

- **تحقیق و تحریر:** محمد ابوبکر حبیب چوہان
- **تدوین و نظرِ ثانی:** محمد معظم توکلی
- **گرافکس و ڈیزائن:** محمد ابوبکر حبیب چوہان
- **زیرِ اہتمام:** اسلامک گائیڈنس کلب (IGC)، یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب (UCP)

ذوالحجہ کے بہترین دس دن اور قربانی کی اصل روح

ایک طالبِ علم کے لیے روحانی تجدید اور خود احتسابی کا سفر

ہماری روزمرہ کی تیز رفتار زندگی، اسائنمنٹس، پریزنٹیشنز اور امتحانات کی دوڑ میں کچھ ایام ایسے آتے ہیں جو ہمیں رک کر اپنی روح کا جائزہ لینے کی دعوت دیتے ہیں۔ عام طور پر جب ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہوتا ہے، تو ہمارا سارا دھیان قربانی کے جانور کی خریداری، چھٹیوں کی منصوبہ بندی اور دعوتوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ لیکن اس دنیاوی گہما گہمی میں ہم اکثر ان ابتدائی دس دنوں کی اس عظیم روحانی فضیلت کو نظر انداز کر دیتے ہیں جس کا تذکرہ خود خالقِ کائنات نے اپنے کلام میں کیا ہے۔

یہ کتابچہ ذوالحجہ کے انہی مبارک ایام کی اہمیت، یومِ عرفہ کی فضیلت اور قربانی کے اس حقیقی پیغام کو سمجھنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے جو خاص طور پر آج کے نوجوان کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

1. ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن: فضیلت اور اہمیت

اسلامی کیلنڈر میں ان دس دنوں کا مقام کتنا بلند ہے، اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید میں ان راتوں کی قسم کھائی ہے۔ سورۃ الفجر کے آغاز میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ"

(قسم ہے فجر کی! اور دس راتوں کی!)

جمہور مفسرین اور اہلِ سنت والجماعت کے علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان 'دس راتوں' سے مراد ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔ ذرا سوچیے، جس

رب نے یہ کائنات بنائی ہو، جب وہ کسی وقت یا دن کی قسم کھائے تو اس کی عظمت کا کیا عالم ہوگا؟

ہم رمضان کے آخری عشرے کی عبادت کے تو بہت عادی ہیں، لیکن احادیث کی روشنی میں دن کے اعتبار سے سال کے سب سے افضل دن ذوالحجہ کے یہ ابتدائی دس دن ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"کوئی دن ایسا نہیں جس میں نیک اعمال اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے اعمال سے زیادہ محبوب ہوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی (ان دنوں کے نیک اعمال سے بڑھ کر) نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال لے کر نکلے اور ان میں سے کوئی چیز واپس نہ لائے۔" (صحیح بخاری)

ان دنوں کی خاص بات یہ ہے کہ اسلام کی تمام بنیادی اور عظیم عبادات یعنی نماز، روزہ، صدقہ اور حج انھی دنوں میں جمع ہو جاتے ہیں، جو سال کے کسی اور مہینے میں ممکن نہیں۔

2. ان مبارک دنوں کے بہترین اعمال

بحیثیت ایک طالب علم، ہمارے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ ہم دن رات مصلے پر بیٹھے رہیں، لیکن اسلام کا خوبصورت پہلو یہ ہے کہ یہ ہمیں ہماری مصروفیات کے دوران ہی نیکیاں سمیٹنے کا موقع دیتا ہے۔ ان مبارک دنوں میں ہمیں درج ذیل اعمال کا خاص اہتمام کرنا چاہیے:

کثرتِ ذکر (تکبیرات):

ذوالحجہ کے ان مبارک دنوں میں اللہ کا ذکر کرنا اور تکبیرات کہنا سنتِ صحابہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ:

"حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں بازار کی طرف نکلتے اور تکبیریں پڑھتے تھے، اور لوگ بھی ان کی تکبیریں سن کر تکبیریں پڑھنے لگتے تھے۔" (صحیح بخاری)

صحابہ کرام کے اس عمل سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ان ایام میں ذکر کو چھپانے کے بجائے عام کرنا چاہیے۔ چلتے پھرتے، یونیورسٹی آتے جاتے، اور اپنے روزمرہ کے کاموں کے دوران ہمیں بھی درج ذیل تکبیر کا ورد اپنی زبان پر جاری رکھنا چاہیے تاکہ ہمارے اردگرد کا ماحول بھی اس برکت سے معطر ہو جائے:

"اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

نفلی روزے اور صدقہ:

ذوالحجہ کی یکم تاریخ سے لے کر 9 تاریخ تک روزے رکھنے کی بے پناہ فضیلت ہے۔ اگر مسلسل روزے رکھنا ممکن نہ ہو تو کم از کم جتنے روزے رکھے جا سکیں، ضرور رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، اپنی پاکٹ منی سے کچھ حصہ نکال کر خاموشی سے کسی ضرورت مند کی مدد کرنا ان دنوں میں اللہ کی رحمت کو تیزی سے متوجہ کرتا ہے۔

3. یومِ عرفہ: مغفرت کا عظیم دن

ان دس دنوں کا عروج اور سب سے خاص دن 9 ذوالحجہ، یعنی 'یومِ عرفہ' ہے۔ جب لاکھوں حجاجِ کرام میدانِ عرفات میں سفید احرام باندھے، دنیاوی تفریق کو

مٹا کر اپنے رب کے حضور گڑگڑا رہے ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے ان بندوں پر فخر فرماتا ہے۔

لیکن جو لوگ حج کی سعادت حاصل نہیں کر سکے، ان کے لیے اللہ کی رحمت نے مغفرت کا ایک اور دروازہ کھولا ہے۔
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں فرمایا:
"مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ وہ اس روزے کے طفیل پچھلے ایک سال کے اور آنے والے ایک سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔" (صحیح مسلم)

یہ دن ہماری زندگی کا 'ری سیٹ بٹن' (Reset Button) ہے۔ ہم انسان ہیں، ہم سے قدم قدم پر خطائیں ہوتی ہیں۔ صرف ایک دن کا خلوصِ دل سے رکھا گیا روزہ ہمارے دو سال کے گناہوں کی معافی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس سے بڑی آفر اور کیا ہو سکتی ہے؟

4. قربانی کی اصل روح: نوجوانوں کے لیے عملی پیغام

دس ذوالحجہ کو جب ہم جانور قربان کرتے ہیں تو دراصل ہم ایک عظیم تاریخی واقعے کی یاد تازہ کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ واقعہ صرف چھری چلانے یا خون بہانے تک محدود نہیں ہے۔ قرآن مجید نہایت خوبصورتی سے قربانی کا اصل مقصد واضح کرتا ہے:
"لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ"
(اللہ کو ہرگز نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، بلکہ اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔) - سورۃ الحج: 37

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان کیا تھا؟ ان کا امتحان محض اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھنا نہیں تھا، بلکہ ان کا امتحان یہ تھا کہ کیا وہ اللہ کی محبت کے مقابلے میں اپنی سب سے پیاری اور محبوب دنیاوی متاع کو قربان کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں؟

آج کے اس جدید دور میں اور خاص طور پر یونیورسٹی لائف میں، ہم سے کسی اسماعیل کی قربانی نہیں مانگی جا رہی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص نے اپنے اندر ایک 'اسماعیل' پالا ہوا ہے جسے ذبح کرنے کی ضرورت ہے۔

- ہمارا اسماعیل ہماری "انا" (Ego) ہو سکتی ہے، جسے قربان کر کے ہمیں اپنے کسی ناراض دوست یا رشتے دار سے معافی مانگنی ہے۔
- ہمارا اسماعیل ہمارا "موبائل فون اور سوشل میڈیا کا بے جا استعمال" ہو سکتا ہے، جسے قربان کر کے ہمیں وہ وقت اپنے بوڑھے والدین اور اپنی پڑھائی کو دینا ہے۔
- ہمارا اسماعیل ہماری کوئی "چھپی ہوئی بری عادت یا گناہ" ہو سکتا ہے، جس کی لذت کو ہم اللہ کی رضا کی خاطر قربان کرنے سے کتراتے ہیں۔

جب ہم عید کے دن قربانی کے جانور پر چھری چلائیں، تو ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم نے اپنے اندر موجود ان برائیوں اور خواہشاتِ نفس پر بھی چھری چلائی ہے؟ حقیقی قربانی تو یہ ہے کہ انسان اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے آگے سرنڈر کر دے۔

حرفِ آخر:

آئیے! اس ذوالحجہ ہم روایتی انداز سے ہٹ کر کچھ نیا کریں۔ گوشت تقسیم کرنے اور دعوتیں اڑانے کے ساتھ ساتھ، اپنی روح کو بھی پاک کریں۔ کثرت سے ذکر کریں، یومِ عرفہ کا روزہ رکھیں اور اس عید پر اپنی کسی ایک

بری عادت کی قربانی ضرور کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مبارک ایام کی قدر کرنے اور حقیقی قربانی کی روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمین۔**

Islamic Guidance Club - UCP

Follow for more!

IGC - UCP